

۲۰۲۱
۱۳۳۲/۸/۹

..... استفتاء

ہم ”آئی۔ ایل۔ ایم سوسائٹی“ (ILM Society) کے نام سے ایک فلاحی ادارہ چلاتے ہیں۔ جس کے تحت ہم غریب اور مستحق بچوں کے ساتھ اسکول کی تعلیم کے لیے مالی تعاون کرتے ہیں، ہم اپنے دوست و احباب سے اس سلسلے میں تعاون حاصل کرتے ہیں جو کہ عطیات اور زکوٰۃ کی صورت میں موصول ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کے لیے ہم نے الگ سے اکاؤنٹ مینٹین (Maintain) کیا ہوا ہے۔ ہم زکوٰۃ صرف مسلمان مستحق بچوں کی تعلیم کے لیے استعمال کرتے ہیں، ان بچوں کی اسکول کی فیس ہم اپنے نمائندے کے ذریعے ان کے اسکولوں تک خود جمع کرواتے ہیں۔ تاکہ ان پیسوں کا غلط استعمال نہ ہو۔ کیا یہ طریقہ درست ہے، اور اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟
مستفتی:

محمد عثمان
جمشید روڈ کراچی

الجواب حامداً و مصلياً

صورت مسئلہ میں بہتر صورت تو یہ ہے کہ ادارے والے زکوٰۃ کی رقم مستحق طالب علم کے ہاتھ میں دیں اور وہ خود اپنی فیس ادا کرے اور اگر بچہ نابالغ ہو اور اس کے والد بھی مستحق زکوٰۃ ہوں تو زکوٰۃ کی رقم والد کو دی جائے تاکہ وہ بچے کی فیس ادا کریں۔ تاہم اگر بالغ بچہ خود یا نابالغ بچہ کی طرف سے اس کا والد یا سرپرست ادارے کو اس بات کی اجازت دے کہ وہ ان کی طرف سے زکوٰۃ وصول کر کے (فیس) ادا کر دیا کریں تو ادارے والوں کے لیے براہ راست فیس ادا کرنا بھی درست ہوگا۔
بدائع الصنائع میں ہے:

ولو قضى دين حى فقير ان قضى بغير امره لم يجز ، لانه لم يوجد التملك . من الفقير لعدم قبضه وان كان بامرہ يجوز عن الزكاة لوجود التملك من الفقير ، لانه لما امر به صار وكيلا عنه فى القبض فصار كان الفقير قبض الصدقة بنفسه . (بدائع الصنائع: ۲/۳۹، ط: سعيد كراچى).

فقط واللہ اعلم

کتبہ: عبد الحمید

المتخصص فى الفقه الاسلامى

جامعة العلوم الاسلاميه علامه بنورى ثاؤن كراچى

15/7/2011 — ۱۳۳۲ / ۸ / ۹



الحمد لله
عبد الحميد
عبد الحميد

عبد الحميد
عبد الحميد

